السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی دو یا تین فرض نمازیں پڑھتا اور پھر چار پانچ دن تک نماز چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہی اس کا معمول ہے اور محض کاہلی سستی اور عدم اہتمام کے سوا اس کے پاس کوئی عذر بھی نہیں تو کیا اسے کافر قرار دیا جائے گا؟ کیا اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہ سکتی ہے؟ کیا تارک نماز کو زکواۃ دی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ہمیشہ کے لئے نماز ترک کر دے یا محض سستی و کوتاہی اور عدم اہتمام کی وجہ سے چند دنوں کے لئے نماز ترک کر دے تو وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ والعیاذ باللہ! اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر یہ توبہ کر لے اور نماز پنجگانہ کو بروقت ادا کر لے تو الحمد للہ ورنہ اس کے مرتد ہونے کی وجہ سے اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اور جب یہ ترک نماز کی وجہ سے کافر ہو گیا تو اس کی بیوی بھی اس کے لئے حلال نہ رہی بلکہ اس کا ارتداد بیوی کے لئے طلاق یا فسخ عقد کا موجب ہو گا اگر بیوی کی عدت کے اندر اندر یہ توبہ کر لے تو نئے عقد کے بغیر بیوی اس کے نکاح میں آ جائے گی تارک نماز کو فرض مال زکواۃ بھی نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ اس کا اہل نہیں ہے۔ (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر485

محدث فتویٰ